بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

دنیا کے تمام حریت پسندوں میں اس خبر سے خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ سات برس سے الجزائر کے مجاہدین اور فرانس میں جو سخت خونریز جنگ برپا تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ اس جنگ میں الجزائر کے حریت پسند مسلمانوں نے خود اپنے بیان کے مطابق بیس لاکھ انسانوں کی قربانی دیکر اور ہر قسم کے شدائد و محن برداشت کر کے جس عزم و ہمت، صبر و استقلال اور سرفروشی و جان بازی کا حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے، پنڈت جواہرلال نہرو کے قول کے مطابق وہ تاریخ عالم کا ایسا واقعہ ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اگرچہ ابھی مطلع صاف نہیں ہوا ہے اور ابھی ایک طرف استصواب رائے عامہ کا مرحلہ اور دوسری طرف فرانس کی باغی فوج، جس نے اعلان جنگ بندی سے بپھر کر اپنی ہولناک سفاکانہ سرگرمیاں تیز تر کردی ہیں، اُس سے عہدہ برآ ہونا باقی ہے۔ پھر ابھی خود فرانس کے رویہ پر بھی مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم جو مجاہدین سات برس کی مدت میں اس قدر عظیم تباہی و بربادی اور جانی و مالی نقصانات کے بعد بھی ایک لمحہ کے لئے ہراساں اور مایوس نہ ہوئے ہوں اُن کے لئے مکمل آزادی کی راہ کی ان رکاوٹوں اور دشواریوں پر بھی قابو پالینا چنداں دشوار نہیں ہے۔ الجزائر کے سرفروش مسلمانوں کا جو طبعی حق ہے وہ اُن کو مل کر رہے گا۔ الجزائر کی ہفت سالہ تاریخ جہاں موجودہ دنیا کے مظلوم و ستم رسیدہ انسانوں کے لئے سر تا سر ایک پیام بلندی و صلائے عزم و استقلال ہے جابر و مستبد حکومتوں اور فاشسٹ طاقتوں کے لئے سرمایۂ عبرت و چیلنج بھی ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قوموں کے عروج و زوال کے جو طبعی اور فطری قوانین ہیں وہ ہر زمانہ میں یکساں رہتے ہیں اور سائنس اور ٹکنالوجی کی ہیبت آفرین ترقی بھی اُن میں کوئی تغیر و تبدل پیدا نہیں کر سکتی۔ بہرحال اگر الجزائری مجاہدین کی یہ سرفروشی عرب قومیت کے لئے تھی تو اسلام اُن کو اس کامیابی پر کوئی مبارکباد پیش نہیں کر سکتا اور اگر اس کے برخلاف یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ وہ بحیثیت فرزندانِ توحید کے زندگی کے جس نصب العین